کیا حسین ابنِ علی تیری عطاء ہے

کیا حسین ابنِ علی تیری عطاء ہے
دامنِ اُمید سب کا بھر دِیا ہے

خالق و مخلوق کا پیارا غم زدو کا ہے جو سہارا
سامعِ حاجات یہ مولی کاشفِ کرُبات یہ مولی
جسنے جو شبیر سے مانگا اُسنے وہ شبیر سے پایا
ہاتھ خالی کب کوئی در سے گیا ہے

اِک دن سردارِ پیمبر بیٹھے تھے مسند کے اوپر
ایک سائلِ در پہ آیا مدّعاء حضرت میں سنایا
اے شہا فرزند نہیں ہے اِس لیئے بندہ یہ حزیں ہے
حضرتِ حق میں لیئے عرضِ دعاء ہے

سن کے یہ سائل کی عرضی رحمتِ خالق نے دعاء کی
اُس گھڑی جبریل امیں نے عرض کی اللہ کے نبی سے
نہ کرو اے مولی دعاء تم ہے مقدّر میں اُسکے غم
ہوگا نہ فرزند قدرت میں لِکھا ہے

غم زدہ سائل وہ پلٹا اپنی قسمت پر جب روتا
سامنے شبیر کو دیکھا ماجرا شبیر نے پوچھا
آج تک دربارِ نبی سے مضطرب کیسے کوئی پلٹے
کیا اُداسی کا سبب اے پارسہ ہے

سب کہی سائل نے جو بِیتی جو خبر جبریل نے دی تھی
ہاتھ اُسکا تھام کے سرور آئے لیکے نزدِ پیمبر
جوش کھایا جودِ حسینی بولا اُس دم نورِ عینی
ہمنے اِک فرزند عطاء اِسکو کیا ہے

بولے نانا پیارے نواسے یوں نہیں بیٹا فرماتے
مانگنا بے اَدَبی ہو گود ہری نہ اِسکی ہوگی
بولے سبطِ شاہ زمانہ بخش دو فرزند اے نانا
سات فرزندو سے جھولی کو بھرا ہے

دستگیرِ ارض و سماء پر گذری کیا کربل میں آکر
اِک پسر چھ۶ ماہ کا اُسکا تین دن سے جھولے میں پیاسا
پانی مانگا اُسکو اُٹھاکر تیر مارا اُسکو گلے پر
گود بھرنے والے کا دامن لوٹا ہے

حرمتِ شبیر سے یارب بخش دے اُمید دِلی اب
گود خالی جِسکی ہے بھر دے شاد اُنکے دل کو کر دے
ہے یقیں پیہم یہ جمالی نہ رہیگی جھولی خالی
شہ محمد کے وسیلے سے دعاء ہے

*****